اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ر

جلد ۱۹	مطابق ۵ محرم سنہ ۱۳۵۱ھ	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۲ء	نمبر ۱۳۴

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ڈیرہ دون سے لاہور تشریف لے آئے ۔ اور ۹ مئی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس کی صدارت فرمائی ۔ حضور کے اہل بیت اسی روز ۱۲ بجے کی ٹرین سے قادیان پہونچ گئے ؛

جناب مفتی محمد صادق صاحب کو بفضل خدا پہلے کی نسبت افاقہ ہے آپ مزید علاج کے واسطے دہلی تشریف لے گئے ہیں ۔ احباب دعاء صحت فرمائیں ؛

۹ مئی مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے ذکر حبیب پر تقریر کی ؛

امسال شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی لڑکی امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے الف ۔ اے کا امتحان دیا ہے ۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں ؛

کشمیر کے سیاسی قیدیوں کی رہائی

صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی و ارکان کمیٹی کا شکریہ

غلام حسن صاحب امیرا کدل سری نگر سے ۹ مئی ۱۹۳۲ء کو حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔ میاں محمد یوسف صاحب (علیگ) نذیر احمد صاحب ۔ عبدالقدوس صاحب اور غلام محمد صاحب اسیران سیاسی رہا کر دیئے گئے ہیں ۔ جیل کے دروازہ پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا ۔ یہ پارٹی مسلمانان کشمیر کی واحد نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے محترم صدر اور ارکان نیز مسلم پریس سے درخواست کرتی ہے ۔ کہ مسلمانان کشمیر کے مطالبات تسلیم کرانے کے لئے انہوں نے جو کامیاب کوشش کی ہے ۔ اس کے لئے دلی شکریہ قبول فرمائیں ۔ تکلیف اور مصیبت میں مدد کے لئے تمام قیدیوں کی نگاہیں اُن پر لگی ہوئی ہیں ؛

علاقہ میرپور میں سخت مالی مشکلات کے باوجود مالیہ ادا کیا جا رہا ہے

سیاسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ

امام الدین صاحب جنرل سکرٹری میرپور ۷ مئی کو حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں
مسلم لیڈر دل نے کل ایک مجمع میں جس میں کئی سو مسلمان موجود تھے حسب ذیل اعلان کیا ہے:-
ٹیکسوں کی زیادتی اور غلہ کی ارزانی کے باعث ہم نے اپنے مطالبات کے منظور کئے جانے تک مالیہ اراضی کی ادائیگی ملتوی کر دی تھی۔ ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر کی طرف سے گلینسی رپورٹ کی جو تصدیق کی گئی ہے۔ اس سے دنیا یہ امر بخوبی معلوم کر سکتی ہے کہ ہماری تکالیف بناوٹی نہیں۔ بلکہ حقیقی تھیں اور اب سخت مالی قربانی کر کے بھی مالیہ ادا کیا جا رہا ہے۔

گلینسی رپورٹ اڈرس پر مہاراجہ بہادر کے احکام کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد لگان ادا کر دیں۔ خواہ انہیں کتنی ہی قربانی کیوں نہ کرنی پڑے۔ اور اس طرح حکومت کو موقعہ دیں کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنا کر ہماری تکالیف کو دور کرے۔

ہم امید بھرے دل سے حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ اپنی نیک نیتی کے ثبوت کے طور پر ہمارے محبوب سیاسی رہنماؤں کو رہا کر دیا جائے۔ مقدمات واپس لے لے۔ اور گرفتاریاں بند کر دے ورنہ یہ خیال دلوں میں مضبوط ہو جائے گا۔ کہ حکومت سچائی امن کی آرزومند نہیں۔ ہم اپنے بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ہر قسم کی غیر آئینی سرگرمیوں کو بند کر کے قیام امن میں حکومت کی امداد کریں۔

حاضرین نے اپنے رہنماؤں کے احکام کی تعمیل کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن انہیں خطرہ ہے کہ سابقہ حالات پھر نہ عود کر آئیں۔ ان کی تکالیف دور نہ ہوں۔ اور مطالبات منظور نہ کئے جائیں۔

لاہور میں مذہبی کانفرنس اور مناظرہ

(۱) ۱۲ مئی ۱۹۳۲ء کو المنڈی لاہور میں ایک مذہبی کانفرنس ہوگی۔ جس میں تمام مذاہب کے نمائندے اپنا اپنا مضمون پڑھیں گے۔ جماعت احمدیہ کو بھی آریہ سماج نے دعوت دی ہے۔ جو قبول کر لی گئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ یا ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ گجراتی "ایشور کی اپاسنا یعنی خدا کی پرستش کیوں اور کیسے کی جاتی ہے" پر مضمون پڑھیں گے۔

(۲) ۱۴ مئی ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج سے وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر مناظرہ بھی ہوگا۔ احباب جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس مناظرہ میں کثرت سے لوگ شامل ہوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

سستی اور لاپرواہی سے عظیم الشان کام کو نقصان نہ پہنچاؤ

مسلمانان کشمیر کی فوراً مالی امداد کرو

خدا تعالیٰ کے فضل سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو جہاں اپنے محترم صدر کی راہ نمائی میں روز بروز کامیابی ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنی منزل مقصود کے قریب پہنچ رہی ہے۔ وہاں اس کے اخراجات میں بھی بہت اضافہ ہو گیا ہے جو کام کی وسعت اور جدوجہد میں زیادہ سرگرمی کا لازمی نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آمدنی میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ چونکہ اس طرح اس عظیم الشان کام کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جو مسلمانان کشمیر کی جانی اور مالی قربانیوں اور مسلمانان پنجاب و دیگر علاقوں کے مسلمانوں کی امداد سے کامیابی کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد کی طرف فوراً متوجہ ہوں۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے جو کچھ بھیج سکیں۔ جلد بھیج دیں۔ اور اس موقعہ پر ذرا سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے تحریک کشمیر کو نقصان نہ پہنچائیں۔

ضلع ملتان میں تبلیغی جلسے

۱۱-۱۲ مئی ۱۹۳۲ء کو تلنبہ میں۔ اور ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء کو میاں چنوں میں اور ۱۴-۱۵ مئی ۱۹۳۲ء کو خانیوال میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسے ہونگے۔ جن میں مولوی عبدالاحد صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ ملتان۔ اور گیانی واحد حسین صاحب کے لیکچر ہونگے۔ ارد گرد کے تمام احمدی احباب اور انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پرزور جدوجہد کریں۔

تحصیل پٹھانکوٹ کا آنریری مبلغ

تحصیل پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں تبلیغی اغراض کے ماتحت مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قادیان کی آنریری خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اسی ہفتہ کے اندر اندر وہاں جا کر کام شروع کرنے والے ہیں۔ تحصیل مذکور کے تمام احمدی اصحاب اور بالخصوص انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کر کے پورے زور کے ساتھ جدوجہد کریں۔ تاکہ تین ماہ کے اندر اندر اس تحصیل کے تمام دیہات و قصبات میں تبلیغ احمدیت ہو جائے۔

نوٹ:- مجھے چند اور اصحاب کی ضلع گورداسپور اور ضلع سیالکوٹ میں تین تین ماہ تبلیغ کرنے کے لئے آنریری خدمات کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب اپنے آپ کو اس کام کا اہل پائیں مجھے اطلاع دیں۔ ایسے اصحاب کو صرف سفر اخراجات دیئے جا سکیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار۔ ۲۷-۲۸-۲۹ مئی ۱۹۳۲ء ہونا قرار پایا ہے۔ ۲۹ تاریخ عیسائیوں سے مباحثہ بھی ہوگا۔ مضامین صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام از روئے بائیبل ہونگے۔ ضلع شیخوپورہ اور ملحقہ اضلاع کے دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ جلسہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

نائب مہتمم تبلیغ ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

اچھوت اقوام کے متعلق مسلمانوں کا فرض

ہندو اور اچھوت اقوام

راسخ الاعتقاد ہندو تو یہ سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ اچھوت اقوام کو تمدنی اور مذہبی لحاظ سے وُہی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ جو اونچ جاتی کے ہندوؤں کو حاصل ہیں۔ البتہ آریوں کا دعوےٰ ہے کہ وُہ اچھوت اقوام کے لوگوں کو شدھ کر کے انسانی حقوق میں مساوی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ایسا دعوےٰ ہے جس کی نہ صرف آریوں کا عمل تغلیط کر رہا ہے۔ بلکہ ان کے رشی دیانند کے احکام بھی اس کے بالکل خلاف ہیں۔ بانیؔ آریہ سماج نے ہندوؤں کے چار ورنوں برہمن۔ ویش۔ کھتری۔ اور شودر کو آپس میں محبت و پیار۔ نیک سلوک کرنے اور ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ آریہ اچھوتوں کو شدھ کرنے کے بعد بھی ان ورنوں میں سے کسی ورن میں شامل نہیں کرتے۔ اور نہ مساویانہ سلوک کے مستحق سمجھتے ہیں۔ اس صورت میں اچھوت اقوام کے لوگ اپنے عقائد اور رسوم کو ترک کرنے اور آریوں کی شدھی کا پھندا اپنے گلے میں ڈالنے کے باوجود بھی اچھوت کے اچھوت ہی رہتے ہیں ٭

اسلام میں مساوات کا درجہ

دراصل آریہ اس قسم کا دعوےٰ محض اسلام کی نقل میں کرتے ہیں۔ لیکن نقل نقل ہی ہے۔ اور اصل سے اسے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اس کا اعتراف خود سمجھدار اور سنجیدہ مزاج ہندو بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ "آریہ سماج اور اچھوت ادھار" کے عنوان سے راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام صاحب کا ایک مضمون جو آریہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وُہ لکھتے ہیں:-

"دُنیا بھر کے مذاہب میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام انسانوں کو مساوات کا درجہ دیتا ہے۔ اور مذہبی میدان میں کسی کو چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھتا۔ پنجاب اسلام کا گڑھ ہے۔ اور اسلام نے ہی اچھوتوں کے سوال پر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنا اثر کیا ہے مسلمانوں میں بھی بے شک مُسلی اور موچی لوگ ہیں۔ جو بھنگیوں۔ اور جوتے بنانے کا کام کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی ڈیموکریٹک سپرٹ میں انہیں بھی مذہبی دُنیا میں مساوی حقوق سے انکار نہیں کیا جاتا"۔

راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام صاحب کے یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ وُہ اقوام جنہیں ہندو ادنےٰ اور اچھوت سمجھتے ہیں۔ ان کو اگر مساویانہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو مسلمانوں میں شامل ہو کر اور مسلمانوں کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مسلمان ہندوؤں کی طرح صرف زبانی دعوے نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے عمل اور سلوک سے ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کے جو لوگ ان میں شامل ہوتے انہیں وُہ حقیقی معنوں میں اپنے بھائی سمجھتے۔ اور باوجود وُہی کام کرنے کے جن کی وجہ سے ہندوؤں نے انہیں انسانیت کے درجہ سے گرا رکھا ہے۔ مساوی حقوق کے مستحق قرار دیتے ہیں ٭

اچھوت پن دُور کرنے کا طریق

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی اچھوت اقوام اگر انسانیت کا درجہ حاصل کر سکتی ہیں۔ اگر دُنیا میں معزز بن سکتی ہیں اور اگر اپنے ماتھے سے اچھوت پن کا داغ دُور کر سکتی ہیں۔ تو اس کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وُہ یہ کہ مسلمانوں میں شامل ہو جائیں اس کے سوا ہندو خواہ ان کے ساتھ کتنے ہی وعدے کریں۔ کتنا ہی یقین دلانے کی کوشش کریں۔ اور کتنی ہی تسلیاں دیں۔ وُہ بالکل بے بنیاد اور محض اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے ہیں ٭

ہندو کیا چاہتے ہیں۔

ہندو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو شمار تو اپنے ساتھ کرائیں۔ لیکن ان کے لئے ترقی کرنے اور باعزت زندگی بسر کرنے کے سارے راستے بند کر کے فائدہ خود اٹھائیں۔ ہندوؤں کی یہ خود غرضی اور مطلب پرستی اس قدر واضح اور اتنی کھلی ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے لوگوں نے باوجود کس مپرسی کی حالت میں رہنے۔ اور ہندوؤں کے جور و ستم میں دبے رہنے کے اس کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور وُہ ہندوؤں سے بالکل علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں ٭

اچھوتوں کے رستہ میں مشکلات

مگر کامیابی حاصل کرنے کے لئے اچھوتوں کے رستہ میں بُہت بڑی مشکلات حائل ہیں۔ ایک طرف ہندوؤں کی ایسی زبردست۔ اور طاقتور قوم ہے۔ اور دُوسری طرف اچھوت اقوام کے بے کس اور بے بس لوگ ہیں۔ جو تعلیم کے لحاظ سے۔ دولت کے لحاظ سے عام حالات کی واقفیت کے لحاظ سے اپنے نفع و نقصان کے سمجھنے کے لحاظ سے بُہت ہی پسماندہ ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اچھوت اقوام کے لوگوں نے اپنے حقوق حاصل کرنے اور ہندوؤں کے جور و ستم سے مخلصی پانے کے لئے جس سرگرمی اور ہوشمندی سے جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ وُہ نہایت ہی قابل تعریف اور بُہت ہی امید افزا ہے۔ اور ہر انسانیت کی قدر کرنے والے اور مظلوم کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھنے والے انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر ممکن طریق سے ان کی مدد کرے۔ اور اس جدوجہد میں ان کا ساتھ دے ٭

اچھوتوں کو مُسلمانوں کی امداد

یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس وقت تک مسلمانوں نے اچھوت اقوام کی ہر رنگ میں حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور ہر موقعہ پر ان کے حقوق اور مطالبات کی تائید کی ہے جس سے اچھوت اقوام کو بُہت کچھ تقویت حاصل ہُوئی ہے۔ اور ان پر واضح ہو گیا ہے۔ کہ مُسلمان سچے دل سے ان کی ترقی کے خواہاں۔ اور ان کی پُر مصائب زندگی کو بدلنے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن جب تک یہ مقصد پوری طرح حاصل نہ ہو جائے۔ اچھوت اقوام اپنے حقوق اور مطالبات کے حصول میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ اور ہندوؤں کا جوا ان کی گردنوں سے کلی طور پر نہ ہٹ جائے۔ اس وقت تک ضرورت ہے، کہ مسلمان ان کا ساتھ دیں۔ اور ہر مشکل میں ان کی امداد کریں ٭

اچھوتوں کی ہندوؤں سے علیحدگی

حکومت نے اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت باوجود اچھوت اقوام کی پُر زور استدعا کے ابھی تک ان کے سیاسی اور ملکی حقوق کی ہندوؤں سے علیحدہ تعیین نہیں کی۔ بلکہ اس بات کو ان اقوام کی مرضی پر چھوڑ رکھا ہے۔ کہ وُہ چاہیں۔ تو ہندوؤں سے علیحدہ ہو جائیں اور چاہیں۔ تو ساتھ رہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس صورت میں باوجود اچھوت اقوام کے علیحدہ ہونے کی پوری خواہش رکھنے کے ان کے لئے بُہت سی مشکلات ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کے لئے اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے اپنی دولت اور طاقت کی وجہ اور اس قبضہ اور اقتدار کی وجہ سے جو ایک لمبے عرصہ سے انہیں ادنےٰ اقوام پر حاصل ہے چند ایسے لوگوں کو اپنا آلۂ کار بنا لینا۔ جو اپنی قوم کی مرضی اور خواہش کے خلاف ہندوؤں کی غلامی میں رہنے پر آمادگی ظاہر کریں کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ اس طرح ہندو اچھوت اقوام کو پہلے کی طرح ہی اپنے قبضہ میں رکھنے میں کامیاب ہو گئے اور اچھوت اقوام کے حقوق کی علیحدہ تعیین نہ ہوئی۔ تو یہ ان لوگوں پر اتنا بڑا ظلم ہوگا۔ جو انہیں ہمیشہ کے لئے کُچل کر رکھ دے گا۔ وُہ نہ صرف سیاسی حقوق سے محروم ہو جائیں گے۔ بلکہ ان کی تمدنی، معاشرتی۔ اور اقتصادی ترقی بھی بالکل ناممکن ہو جائے گی۔ کیونکہ ہندو اپنا مطلب

نکل جانے پر انہیں اسی طرح دھتکار دیں گے۔ جس طرح صدیوں سے انہوں نے دھتکار رکھا ہے۔ اور کسی اور کے لئے ان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کچھ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئیے

پس یہ وقت ہے۔ کہ ان اقوام کو اپنے حقوق حاصل کرنے میں مسلمان ہر ممکن مدد دیں۔ اور ان کی مشکلات دُور کرنے کی کوشش کریں۔ نہ صرف اس لئے کہ ایک مظلوم و مقہور قوم صدیوں سے ہندوؤں کے جن مظالم کا شکار ہو رہی ہے۔ ان کی انتہا ہو چکی ہے۔ اور جب کہ دُنیا کی ہر ایک گری ہُوئی قوم ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوستان کے وہ کروڑوں انسان جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے۔ ذلت و رسوائی کے گڑھے سے نہ نکلیں بلکہ اس لئے بھی۔ کہ اسلام کی شاندار تعلیم جس کا غیر مسلموں کو بھی اعتراف ہے۔ یہی تقاضا کرتی ہے۔ کہ دُنیا میں مساوات قائم کرنا اور تمام انسانوں کو انسانیت کے حقوق دلانا ہر ایک مسلمان اپنا فرض سمجھے۔ اور اس فرض کی ادائگی میں قطعاً کوتاہی نہ کرے۔

ریاست جموں کا پریس ایکٹ

پریس ایکٹ کے متعلق ریاست جموں نے جو اعلان کیا ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ ریاست مسلمانوں کو ان حقوق کا عشر عشیر بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔ جو انگریزی علاقہ کے لوگوں کو حاصل ہیں۔ اور جن میں نئی اصلاحات کے ماتحت بہت کچھ اضافہ ہونے والا ہے۔ لیکن قانونی پابندیاں بہت زیادہ عائد کرنا چاہتی ہے۔ بھلا جس ملک میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک جہالت کا دَور دورہ ہو۔ اور خاصکر مُسلمان تعلیم سے بالکل محرُوم ہوں۔ جہاں کے لوگ اخبار کے نام تک سے ناواقف ہوں جنہیں اپنی مصائب اور مشکلات کے اظہار کی بھی ہمت نہ ہو۔ جہاں طباعت کا ساز و سامان مفقود ہو وہاں اخبار جاری کرنے والے کے لئے اس قدر قیود لگا دینا جو برٹش انڈیا کی قیود سے بھی کئی گنا ہوں۔ اشاعت اخبارات کو ناممکن بنانا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ریاست کشمیر کو کسی اخبار کے نکلنے سے قبل ہی اس کے متعلق بے اعتمادی اور بدظنی کو جگہ نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ پریس کو اپنے ملک کی ترقی اور بہتری کے لئے ضروری سمجھتے ہُوئے اس کے اجرا کے لئے ہر قسم کی سہولتیں پیدا کرنی چاہئیں۔ اور یہ کام اختیار کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ موجُودہ زمانہ میں قومی نشو و نما اور ملکی ترقی میں اخبارات جو کام کر رہے ہیں۔ وہ ریاست کشمیر کے لئے بھی کیا جائے۔ اور ریاست کے باشندے موجودہ زمانہ میں بھی پستی اور گمنامی کے گڑھے میں نہ گرے رہیں۔

ہندوؤں میں تعدد ازدواج

اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر اعتراض کرنے والے ہندوؤں میں جس قسم کا تعدد ازدواج جاری ہے۔ اس کی تازہ مثال مہاراجہ جے پور نے میں حال میں پیش کی ہے۔ ان کی پہلی رانی موجودہ مہاراجہ جودھپور کی حقیقی بہن ہیں۔ اور نئی رانی مہاراجہ جودھپور کی بیٹی بنی ہیں۔ اس کے علاوہ جاگیرداروں کی طرف سے بھی پانچ لڑکیاں پیش ہو چکی ہیں۔ اس لحاظ سے مہاراجہ جے پور کی سات رانیاں ہو گئی ہیں۔

ان شادیوں کے خلاف کسی ہندُو اخبار نے ایک لفظ تک نہیں لکھا جس سے معلُوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے تعدد ازدواج کو ہندُو دھرم کے رُو سے جائز سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس میں اور اسلامی مسئلہ تعدد ازدواج میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

جمعیۃ العلماء اور دجال

جمعیۃ العلماء کے "آرگن" "الجمعیۃ" (یکم مارچ) نے معاصر "انقلاب" کے ذکر میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے۔

"الامان" نے آپ کو حق کے مقابلہ میں ہر طرح سے لاچار و مجبُور پا کر صحافت اُردو کے سب سے بڑے دجال "انقلاب" کو بطور ایک مہرے کے آگے بڑھایا ہے۔"

قطع نظر اس سے کہ یہ طرز کلام "جمعیۃ العلماء" کے ترجمان کے لئے کہاں تک موزون ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا علماء کی ساری جمعیۃ مل کر ان علامتوں میں سے کوئی ایک علامت بھی "انقلاب" میں دکھا سکتی ہے۔ جنہیں وُہ دجال کے لئے مخصُوص سمجھتی ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو یہ اتنی بڑی دروغگوئی ان کے ترجمان کے لئے کیونکر جائز ہے۔ اور اگر "انقلاب" کو ایک معمولی سے معاملہ میں وُہ محض اختلاف رائے کی وجہ سے دجال قرار دے سکتے ہیں۔ تو عقلی و نقلی دلائل کے رُو سے کیوں اس دجال کے متعلق اپنے بے سروپا خیالات کی اصلاح نہیں کرتے جس کی آمد کے وُہ منتظر ہیں۔

پُرانے قرضے چھوڑ دیئے جائیں

"اخبار "ملاپ" نے جو ہندوستان کے سود خواروں۔ اور قرضہ کا کاروبار کرنے والوں کا سب سے بڑا حامی ہے۔ اور اس طبقہ کی ناجائز سے ناجائز رنگ میں حمایت کرتا رہتا ہے۔ ساری دُنیا کی مالی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ

"موجودہ مالی قحط کو دُور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دُنیا کو یہ بھول دیا جائے۔ کہ اس نے کسی کا قرضہ دینا ہے۔ اور اسے اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کا موقعہ دیا جائے۔ جس کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ جس جس ملک نے دُوسرے ملک سے قرضہ لیا ہے۔ وُہ ایک نہایت لمبے عرصہ کے قرضہ کو بھول جائے اور قرضہ واپس لینے کا نام نہ لے۔"

یہ تجویز بہت معقول ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ "ملاپ" ان ممالک کے لئے اسے پیش کرے۔ جہاں اول تو اس کی آواز پہنچنے کی کوئی صُورت ہی نہیں۔ اور اگر کسی کونہ میں کسی طرح پہنچنے کی امید کی جا سکے۔ تو پھر اس کی شنوائی ممکن نہیں۔ کیوں اپنے ملک میں اپنے بھائیوں اور اپنے اخبار کے ناظرین تک اسے نہیں پہونچاتا۔ اور انہیں یہ نصیحت نہیں کرتا۔ کہ لوگوں سے تم نے جو لمبے عرصہ کے قرضے لینے ہیں۔ انہیں بھُول جاؤ۔ اور قرضہ وصول کرنے کا نام نہ لو۔ ان کے لئے اس تجویز پر عمل کرنا بھی بہت آسان ہے کیونکہ وہ اصل قرضہ کی نسبت اس وقت تک سود کے ذریعہ بہت زیادہ رقم وصول کر چکے ہیں۔

اگر "ملاپ" ہندُو ساہوکاروں اور مہاجنوں کو اپنی اس تجویز پر عمل کرانے میں کامیاب ہو جائے۔ تو یہ اس کی بہت بڑی ملکی خدمت ہوگی۔ مگر امید نہیں۔ کہ وُہ ان کی طرف رُخ بھی کرے۔ وُہ دُور دراز کے ملکوں کو تو یہ مشورہ دے سکتا ہے۔ کہ اپنے قرضے بھُول جاؤ۔ لیکن اپنے بھائیوں سے یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ تم بھی دوسروں کے قرضے چھوڑ دو۔

ہندو عورتوں کی ناقابل حل مشکلات

ہندُو شاستر کے رُو سے ہندُو عورت شوہر کی زندگی میں کسی حالت میں بھی اس سے علیحدگی اختیار کر کے دوسری شادی نہیں کر سکتی۔ اس سے ہندُو عورتوں کو جس قدر مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور خاوندوں کے ناکارہ یا ایسی بیماریوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو متعدی ہونے کی وجہ سے سخت خطرناک ہوتی ہیں۔ جن مصائب میں سے وُہ گزرتی ہیں۔ وُہ نہایت ہی افسوس ناک ہیں۔

انہی حالات کی وجہ سے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ سر ہری سنگھ گوڑ نے اسمبلی میں ایک مسودہ قانون اس مطلب کا پیش کیا تھا۔ کہ اگر کسی ہندُو عورت کا خاوند کوڑھی یا پاگل یا نامرد ہو۔ تو اسے طلاق حاصل کر سکنے کا حق ہوگا لیکن افسوس کہ اسمبلی کے بعض ہندُو ممبروں نے تو اس اجلاس میں شرکت ہی سے اجتناب کیا۔ تاکہ انہیں اس بل کے موافق یا مخالف آواز اٹھانے کی زحمت ہی برداشت نہ کرنی پڑے۔ اور بھائی پرمانند جی ایسے ممبروں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ لیکن اب سوال صرف نامرد۔ کوڑھی اور پاگل کا ہی نہیں رہا۔ بلکہ پچھلے دنوں خالصہ کالج کے ایک سکھ لڑکے کے لڑکی بن جانے کی خبر نے ہندوؤں کو بہت زیادہ سراسیمہ کر رکھا ہے۔ اور ان میں یہ سوال پیدا ہو

اسلام پر اعتراضات کے جواب

آریوں کے چند اعتراضات کے جواب

پرکاش کا بیان

"پرکاش" یکم مئی نے موضع علی پور کے اس مناظرہ کی روداد شایع کرتے ہوئے جو گذشتہ دنوں آریوں اور غیر مبائعین کے درمیان ہوا "سوامی رودرانند" کے چند اعتراضات نقل کئے ہیں۔ جن کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ دو دن کی بحث و تمحیص کے باوجود غیر مبائع مناظر کوئی معقول جواب نہ دے سکا۔ معلوم نہیں "پرکاش" کا یہ قول کہاں تک اپنے اندر صداقت و راستی رکھتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جن اعتراضات کو آریہ مناظر نے لاجواب قرار دیا ہے ان سے زیادہ بے بنیاد اور خود اعتراض شاید ہی کوئی اور ہوں۔ اگر آریہ سماجی مناظر کو اسلامی لٹریچر سے ذرا بھی واقفیت ہوتی۔ تو یقیناً وہ ایسی کچی باتیں بیان کر کے اپنی کم عقلی کا ثبوت نہ دیتا ؛

قرآن کریم کی ضرورت

بہر حال رودرانند صاحب کا پہلا اعتراض یہ ہے۔ کہ

"قرآن نازل ہوا ہے متقی لوگوں کے واسطے متقی لوگ پہلے متقی ہیں تو ان کو قرآن کی ضرورت نہیں۔ اور غیر متقی لوگوں کے لئے اس کا نزول نہیں ہوا۔ پس دنیا میں قرآن کی ضرورت ثابت کرو"؟

یہ اعتراض قرآن مجید کی آیت ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین پر کیا گیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ نہ اس میں کوئی ایسی بات ہے جو نقصان رساں ہو۔ یہ وہ کتاب ہے جو متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ کہا جاتا ہے قرآن مجید کو یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ میں فاسقوں، فاجروں اور برے لوگوں کے لئے ہدایت نامہ ہوں۔ نہ یہ کہ اچھے لوگوں کو ہدایت دینے والا ہوں جو پہلے ہی متقی ہوں۔ انہیں قرآن کی کیا ضرورت ہے۔ لو جو کپڑا ہر قسم کی میل کچیل سے صاف ہو۔ اسے دھونا بالکل عبث ہے۔

بادی النظر میں یہ سوال نہایت اہم دکھائی دیتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں اللہ تعالے نے بصیرت روحانی عطا فرمائی ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ یہ آیت کریمہ نہ صرف یہ کہ کسی قسم کے اعتراض کا محل نہیں۔ بلکہ اس میں قرآن مجید کے نزول کا بلند ترین مقصد انسانی نظروں کے سامنے رکھا گیا ہے ؛

قرآن مجید کی فضیلت

ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ بدوں کو نیکی کا راستہ دکھانا نہایت ضروری ہے لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے۔ کہ ادنیٰ خوبی ہے اس سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ نیک لوگوں کے لئے روحانیت میں اور زیادہ ترقی کرنے کے سامان مہیا کئے جائیں۔ اور متقیوں کو تقویٰ و طہارت کی اور زیادہ بلند منازل پر پہنچایا جائے۔ دیکھو ان پڑھوں کو پڑھانا اور جاہلوں کو تعلیم دینا بھی ایک خوبی ہے لیکن پڑھے ہوؤں کو اور زیادہ پڑھانا اور تعلیم یافتہ لوگوں کی علمی ترقی کے سامان مہیا کرنا بہت بڑی خوبی ہے۔ قرآن مجید چونکہ تمام روحانی برکات کا مجموعہ اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب ہے۔ اس لئے اس میں روحانی ترقی کے غیر معمولی اور لا انتہا سامان رکھے گئے ہیں۔ اور اسی کا ذکر اس آیت میں ہے کہ یہ قرآن غیر متقیوں کی ہدایت اور روحانی ترقی کے لئے ہی نازل نہیں ہوا۔ بلکہ متقیوں کو بھی اور بلند ترین مدارج روحانی عطا کرنے کے لئے آیا ہے۔ گویا قرآن مجید نے ھدًی للمتقین کہہ کر جہاں یہ امر بیان فرما دیا۔ کہ قرآن مجید کی اتباع سے متقی اور زیادہ ترقی کر سکتے ہیں وہاں غیر متقیوں کو بھی ہدایت دینے کا اعلان کر دیا۔ جو شخص ایم۔ اے کے طلبار کو پڑھا سکتا ہے۔ وہ مڈل یا انٹرنس کو بدرجہ اولیٰ تعلیم دے سکتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جو کتاب اس قدر علوم کا خزینہ ہو کہ وہ متقیوں کی بھی راہنما بن سکے وہ نچلے طبقہ کے لوگوں کی بھی یقیناً راہبری کر سکتی ہے۔ پس ھدًی للمتقین کہنے سے فاسقوں اور فاجروں کی ہدایت سے انکار نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک بڑی بات کہہ کر چھوٹی باتوں کو اس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ بہت بڑی خوبی اور ایسی فضیلت ہے۔ جو دوسری مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کریم کا بہت بڑا درجہ ظاہر کر رہی ہے۔ دوسری تمام مذہبی کتابوں کا بڑے سے بڑا دعویٰ یہ ہے۔ کہ وہ لوگوں کو متقی بننے کا طریق بتا سکتی ہے۔ یعنی لوگوں کو گناہوں سے بچا کر عذاب اخروی سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آریہ معترض نے قرآن کریم کی اس آیت پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہا ہے۔ کہ متقی لوگ تو پہلے ہی متقی ہیں ان کو قرآن کی ضرورت نہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک روحانیت کا سب سے بڑا درجہ متقی ہونا ہے یعنی گناہوں سے بچ جانا۔ کیونکہ اس سے آگے کوئی درجہ ان کے مذہب میں بتایا نہیں گیا۔ لیکن اسلام میں متقی بننا روحانیت کے میدان میں داخل ہونے کا پہلا دروازہ۔ اور روحانی راستہ کی پہلی قابل ذکر منزل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کہتا ہے۔ میں وہ ہدایت نامہ ہوں جو متقیوں کو بلند روحانی مدارج پر پہنچاتا ہوں۔ اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرتا ہوں ؛ جب قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ بھی ہے کہ متقی بننے تک انسان کو جو مدارج طے کرنے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی قرآن انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے پس اس آیت سے قرآن کریم کی عدم ضرورت ثابت نہیں۔ بلکہ بہت بڑی فضیلت ظاہر ہے۔

گمراہوں کی ہدایت کا دعویٰ

اگرچہ اس آیت میں بھی ادنیٰ لوگوں کے لئے قرآن کریم کے ہدایت نامہ ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ جیسا کہ ابھی ثابت کیا گیا ہے لیکن اس قسم کے نادان معترضین کا مونہہ بند کرنے کے لئے قرآن کریم نے روحانیت سے بالکل بیگانہ اور گناہوں میں ملوث لوگوں کی راہنمائی کا بھی کھلے الفاظ میں دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ آتا ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اہل مکہ میں ایک رسول بھیجا۔ ایسا رسول جو ان پر آیات الٰہیہ تلاوت کرتا ہے۔ انہیں پاکیزہ و مطہر بناتا ہے۔ انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ حالانکہ قرآن کے نزول سے پہلے یہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ قرآن مجید کے ذریعہ کھلے کھلے گمراہ بھی ہدایت پا رہے ہیں۔ یہ روحانی بیماریوں کو دور کرنے کا ایسا نسخہ ہے۔ جو انتہا درجہ کے روحانی مریضوں کے لئے بھی یقینی طور پر شفا بخش ہے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ روحانی بیمار تو الگ رہے۔ یہ روحانی مردوں میں بھی زندگی پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو۔ تم اللہ اور اس رسول کے احکام پر چلو۔ تاکہ تمہیں روحانی زندگی حاصل ہو جائے ؛

پس وہ کتاب جو روحانی مردوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ اور جس نے اس دعویٰ کے ناقابل تردید ثبوت بھی پیش کئے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ غیر متقیوں کو ہدایت نہیں دے سکتی۔ حد درجہ کی نادانی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پس ھدًی للمتقین میں اس بات کی نفی نہیں۔ کہ متقیوں کے سوا قرآن کسی کے لئے ہدایت کا باعث نہیں بن سکتا۔ بلکہ یہ بتایا ہے۔ کہ قرآن کے ذریعہ متقی بھی بڑے بڑے درجے حاصل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے وضاحت سے فرما دیا۔ کہ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی کامل طور پر اطاعت کرتے ہیں۔ انہیں نبوت صدیقیت شہادت اور صالحیت کے مقامات حسب استعداد حاصل ہوتے ہیں۔ پس ھدًی للمتقین کا یہ مفہوم ہے کہ قرآن ایسی کتاب ہے۔ جس پر عمل کر کے انسان صالحیت کے دائرہ سے ترقی کر کے شہیدوں کے مرتبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ پھر وہاں سے ترقی کر کے صدیق بن سکتا ہے۔ پھر نبوت کا مقام

بھی خدا تعالےٰ اسے عطا کر سکتا ہے۔ یہ وہ بلند ترین نظریہ ہے جو قرآن کریم کے سوا اور کسی الہامی کتاب نے پیش نہیں کیا ٭

متقیوں کی ترقی کے مدارج

قرآن کریم میں ھدیً للمتقین کے ساتھ بھی یہ حقیقت بیان کر دی گئی ہے۔ چنانچہ ھدیً للمتقین کے آگے متقیوں کی چند علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ جن میں سے پہلی یہ ہے کہ الذین یومنون بالغیب متقی لوگ اللہ تعالےٰ پر غائبانہ ایمان رکھتے ہیں۔ اور چونکہ قرآن انہیں مزید ترقی کیطرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور متقی کو اور بلند مدارج روحانیہ پر لے جاتا ہے۔ اس لئے جب متقی کی یہ صفت ہوئی۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ پر غائبانہ ایمان رکھتا ہے۔ تو اس کی ترقی کا یہ مطلب ہوا۔ کہ وہ قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کر کے ایسا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے غائب نہیں رہتا بلکہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ وہ ہستی جو دنیا میں ایک پردہ کے پیچھے کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ اس کے لئے انا الموجود کہکر ظاہر ہو جاتی ہے۔ پھر متقی کی یہ صفت بتائی۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ وہ نمازیں قائم کرتے ہیں۔ قائم کرنے کے الفاظ رکھ کر بتایا۔ کہ متقی لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ مگر ان کی نمازیں دنیوی خیالات کی ملونی کیوجہ سے گرتی رہتی ہیں۔ وہ انہیں کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ متقی کی علامت ہے۔ مگر ھدیً للمتقین کی صفت کے ماتحت جب ایک انسان قرآن مجید کی ہدایات پر چلتا ہے تو اسے یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ نماز اس کی غذا اور دل کا سرور بن جاتی ہے۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ اسی طرح اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی نمازوں میں ہوتی ہے۔ پھر فرمایا متقیوں کی یہ بھی علامت ہے۔ کہ مما رزقنٰھم ینفقون۔ جو ہم نے انہیں مال و دولت یا اور طاقتیں دی ہیں۔ وہ ان کا ایک حصہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ لیکن قرآن متقی شخص کو اس درجہ سے بھی بلند مقام پر لے جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب ایک شخص قرآن مجید کی کامل اتباع کرتا ہے۔ تو اس کی روحانی حالت ایسی بلند ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا تمام مال۔ اپنی ساری طاقتیں اور اپنی ہر قسم کی قوتیں اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اس کی یہی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اس کی نماز اس کی ہر قسم کی قربانی حتیٰ کہ اس کی زندگی اور موت سب کچھ اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتی ہے ٭

آخری صفت یہ بیان فرمائی۔ کہ متقی وہ ہوتے ہیں۔ جو یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ پہلی پچھلی اور موجودہ وحیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کو ایمانیات میں شامل سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر زمانہ میں اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ چونکہ قرآن اس سے بھی بلند تر مقام کا متقی کو وارث بناتا ہے۔ اس لئے لازمی طور پر اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب ایسا شخص قرآن مجید کو خضر راہ بناتا ہے۔ تو اس پر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے۔ جب وہ خود اللہ تعالےٰ کے کلام سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور اس پر ملائکہ اللہ تعالےٰ کی وحی لیکر نازل ہوتے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاکر استقلال دکھاتے ہیں۔ بالآخر ان پر ملائکہ اللہ تعالےٰ کی بشارات کے ساتھ اترتے ہیں۔ اور مصائب و تکالیف کے وقت انہیں اطمینان دلاتے ہیں۔

اس تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ ھدیً للمتقین میں قرآن مجید کی ایک عظیم الشان فضیلت بیان کی گئی ہے ٭

دوسرا اعتراض

آریوں کی طرف سے دوسرا اعتراض یہ پیش کیا گیا ہے کہ

"حضرت آدم پر کونسا صحیفہ نازل ہوا۔ اور دوسرے نبیوں پر کونسے ان کے نام بتاؤ"؟

اگر معترض عقل و فہم کا مالک ہوتا۔ تو یقیناً وہ ایسا سوال نہ کرتا۔ کیونکہ اس کا براہ راست اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام پر ایک صحیفہ نازل ہوا۔ اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کونسا تھا تو اس سے ہمارا کوئی نقصان نہیں۔ اسی طرح اگر ہمیں باقی انبیاء کے صحف کا نہ پتہ ہو۔ تو اس سے بھی اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اسلام پر تو جب اعتراض ہوتا۔ جب اس کی کسی تعلیم کے نقائص پیش کئے جاتے۔ یا اس کے اصول ناقابل عمل ظاہر کئے جاتے۔ لیکن اسلام کی کسی بات پر اعتراض نہ کر سکنا اور یہ کہنا۔ کہ بتاؤ حضرت آدم پر کونسا صحیفہ نازل ہوا۔ نادانی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرما دیا ہے۔ کہ ہم نے بہت سے انبیاء مختلف اوقات میں دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ لیکن ورسلاً قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلاً لم نقصصھم علیک۔ بعضوں کا ذکر تو ہم نے کر دیا ہے۔ اور بعضوں کا نہیں کیا۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جن کا ذکر ضروری تھا۔ ان کا کر دیا۔ باقیوں کا نہیں کیا۔ یہی انبیاء علیہم السلام کے صحف کا حال ہے۔ چونکہ ان کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے بیان نہ کئے

تیسرا اعتراض

ایک سوال یہ کیا گیا ہے

"حضرت آدم کیوں بہشت سے نکالے گئے۔ ممنوع درخت کونسا تھا۔ بہشت کہاں واقع ہے۔ اور اس کا نقشہ کیسا ہے۔ حضرت آدم کے وقت بہشت میں حوریں بھی تھیں یا نہیں"؟

اس سوال کے الفاظ ... ظاہر ہے۔ کہ معترض اس غلطی میں مبتلا ... کہ مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام اس بہشت سے نکالے گئے تھے جس میں انسان مرنے کے بعد دا[...] حالانکہ یہ درست نہیں۔ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت آ[...] سے نکلے۔ وہ ایک خاص جگہ تھی۔ اور اسی زمین پر تھی جسے مج[...] استعارۃً جنت سے تعبیر کیا گیا چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ [...] جس میں اللہ تعالےٰ کے نیک بندے مرنے کے بعد رکھے [...] اسے خدا تعالےٰ نے دارالمقام قرار دیا ہے یعنی وہ ایسی [...] جہاں داخل ہو کر انسان پھر باہر نہیں نکلیگا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ [...] وما ھم عنھا بمخرجین

پھر جنت الخلد میں جنتی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگ[ی] اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یمسھم فیھا نصب۔ مگر حضرت [...] جس جنت میں تھے۔ اس میں انہیں تکلیف ہوئی۔ اس سے مع[...] یہ اور جنت ہے۔ پھر جنت الخلد کی نسبت آتا ہے لا لغو فی[ھا ولا] تاثیم۔ وہاں نہ کوئی گناہ ہوگا۔ اور نہ لغو بات مگر حضرت آد[م کو] اس جنت میں شیطان نے امر ممنوع کرایا اور لغو کا ارتکاب [...]

پھر جنت الخلد کی نسبت آتا ہے۔ لا یسمعون ف[یھا لغوا ولا] کذابا۔ جنتی وہاں جھوٹ نہیں سنیں گے۔ مگر حضرت آدم [نے] وہاں شیطان سے جھوٹ بھی سنا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ملا[ئکہ سے] آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ انی جاعل فی الارض [خلیفہ] میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ جب حضرت آ[دم] کو زمین پر رکھا گیا۔ تو ان کا جنت بھی زمین پر ہی تھا

پس یہ سوال کہ اس بہشت میں حوریں بھی تھیں [...] کا نقشہ کیسا تھا۔ ایسی باتیں ہیں۔ جن کا اسلام [سے تعلق] نہیں۔ اسلام نے جو کچھ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق [بیان کیا] ہے۔ اس پر اگر کوئی اعتراض ہو۔ تو پیش کرنا چاہیئے۔ ا[سلام نے] بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک چیز کے قریب جانے [سے منع کیا] مگر انسان کو گمراہ کرنے والی ایک ہستی متواتر [...] کرتی رہی۔ آخر حضرت آدم ؑ اس کے دھوکا میں آگئے۔ ا[...] کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہیں پہلا سا آرام نہ رہا۔ [...] زندگی جاتی رہی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا۔ کہ [...] ہجرت کر جاؤ ٭

سور کی حرمت کی وجہ

ایک سوال یہ کیا گیا ہے۔ کہ قرآن میں خنزیر کیوں ح[رام ...] خنزیر کے متعلق سوال کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ معترض [...] سے خاص طور پر تکلیف ہے۔ ورنہ اسلام نے تو اور بھی کئی [چیزیں حرام] ٹھہرائی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ اسلام ... خنزیر ... غذا کا انسان کی صحت اور اخلاق پر نہایت گہرا اثر [...] جدید بھی اسکی موید ہے۔ اسی ذیل میں اسلام نے سور [کے کھانے سے] روکا۔ کیونکہ سور کے گوشت میں کئی قسم کے مضرات ہیں۔ [...] میں یہ ہے کہ اسمیں بیحیائی حد درجہ کی پائی جاتی ہے۔ ب[...]

مذاہب غیر

مہاتما راون

ہندوؤں میں راون ایک مشہور انسان گزرا ہے۔ ہندو اس پر یہ الزام لگا کر کہ اس نے رام چندر جی کی بیوی سیتا کا اغوا کیا۔ اس کے خلاف غصہ کا اظہار کیا کرتے اور مختلف رنگوں میں اس کی تذلیل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن علمی روشنی اور تحقیقات کے نتیجہ میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو راون کی بزرگی کے قائل اور اسے رامائن کے زمانہ کا سب سے زیادہ پرہیزگار اور متقی انسان یقین کرتے ہیں۔ بلکہ رام چندر جی کے مقابل میں اسے حق بجانب اور راستی پر سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی گروہ سے تعلق رکھنے والے سنسکرت کے ایک سکالر اور ہندی رسالہ سرسوتی الہ آباد کے سب اڈیٹر مسٹر تلسی داس نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں رام چندر جی کے مقابلہ میں راون کی حمایت کی گئی ہے۔

راون ایک نیک دل اور بزرگ سیرت انسان تھے

صاحب موصوف کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ راون "ایک نیک دل اور بزرگ سیرت" انسان تھے۔ اس زمانہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بالمیک سے زیادہ معتبر سند اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اور بالمیک جی نے اپنی مشہور عالم تصنیف رامائن میں کئی جگہ راون کو مہاتما کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے ہمعصر و دوان اسے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ راون کی حکومت میں وید ودیا کی تعلیم عام تھی۔ اس نے کبھی بدکاری نہیں کی وہ صدق دل سے ویدک اصول پر عمل پیرا تھا۔ حتیٰ کہ اس کا درجہ اس قدر بلند تھا۔ کہ جن دیوتاؤں کو اس زمانہ کے ہندو پوجتے ہیں۔ وہ خود راون کے گھر کی پوجا کیا کرتے تھے اور وہ بھی کسی رعب یا ڈر یا خوف کے باعث نہیں۔ بلکہ اس کی نیکوکاری کی وجہ سے ان باتوں کے لئے پنڈت تلسی داس نے رامائن کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔

ہنومان کی شہادت

پھر حوالہ جات کی بنا پر ہی لکھا ہے۔ کہ مہاتما راون کے محل میں ناجائز طور پر کنواری لڑکیاں قطعاً نہ رکھی جاتی تھیں۔ انہوں نے کبھی کسی غیر عورت پر ہاتھ نہیں ڈالا۔ وہ نفس پرست اور عیاش ہرگز نہ تھے۔ اگر راون بد اخلاق ہوتا۔ یا اس میں اور کسی قسم کے نقائص موجود ہوتے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کے زمانہ کا اس قدر مشہور مؤرخ نہ صرف یہ کہ انہیں یونہی نظر انداز کر دیتا۔ بلکہ جا بجا تعریفاً مدحیہ درج کرتا۔ پھر اگر راون ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ آج کل کے ہندو یقین رکھتے ہیں۔ تو اس کے ہمعصر بلکہ مقدس ترین ہستی ہنومان نے اس کے پایہ تخت کو سورگ کیوں کہا ہے۔ ضروری ہے کہ اس میں سورگ کے نشان موجود ہوں۔ ورنہ وہ ایسا نام ہرگز نہ دیتے۔

راون پر سب سے بڑا الزام

ہندوؤں کی طرف سے راون پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے، کہ وہ راجہ رام چندر جی کی چہیتی بیوی سیتا کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسا سخت الزام ہے۔ جو کسی انسان کی شرافت نفس اور عزت کو حد درجہ مشتبہ کر دیتا ہے۔ لیکن مضمون نگار مذکور نے اس الزام کی پورے زور کے ساتھ تردید کی ہے۔ اور رامائن کے حوالوں سے بتایا ہے کہ جس رنگ میں یہ واقعہ مشہور ہے۔ وہ قطعاً صحیح نہیں۔ اصل واقعہ حسب ذیل ہے۔

سیتا اور راون کا واقعہ

اس زمانہ میں ہندو تہذیب و تمدن کے رو سے عورتوں کو کامل آزادی حاصل تھی۔ جہاں دل چاہے وہ آ جا سکتی تھیں۔ انتخاب شوہر کے معاملہ میں بھی وہ کامل خود مختار تھیں۔ جسے پسند کرتیں۔ اپنی زندگی کا رفیق تجویز کر سکتی تھیں۔ اس رسم کے مطابق راون کی بہن سروپ نکھا راجہ رام چندر جی کے پاس گئی اور ان سے شادی کی درخواست کی۔ جو اس زمانہ کے دستور کے مطابق بالکل جائز تھی۔ رام چندر جی نے اپنے شادی شدہ ہونے کا عذر بیان کر کے اسے اپنے بھائی لچھمن کے پاس جانے کو کہا۔ اور جب وہ لچھمن کے پاس پہونچی۔ تو اس نے پھر اسے رام کے پاس بھیجدیا۔ اور بقول پنڈت تلسی داس صاحب انھی طرح یہ دونو بزرگ ایک غیر عورت کے ساتھ مذاق کرتے رہے کیا یہ سچ ہے کہ لچھمن بن بیاہے تھے۔ اگر نہیں تو بھگوان رام چندر جی نے ایک عورت سے جھوٹ بولنے میں تامل کیوں نہ کیا۔ بھگوان نے اپنے شادی شدہ ہونے کا عذر کیا۔ تو یہ جانتے ہوئے کہ لچھمن بھی شادی شدہ ہے۔ اسے لچھمن کے پاس کیوں بھیجا۔ تقدس و احترام تو اس میں تھا۔ کہ بھگوان سروپ نکھا کو صاف لفظوں میں جواب دیدیتے۔ کہ ہم دونوں بھائی بیاہے ہوئے ہیں۔ ہم شادی نہ کریں گے۔ لیکن انہوں نے ایک غیر عورت سے نازیبا مذاق اور ناجائز چھیڑ چھاڑ کی۔ اگر رام کے دل میں ناروا مذاق کا خیال نہ ہوتا تو وہ حقیقت کو پوشیدہ رکھ کر اسے عبث ادھر ادھر پریشان نہ کرتے "

سروپ نکھا کے ساتھ تشدد

اسی پر اکتفا نہیں۔ بلکہ رام چندر جی نے لچھمن کو حکم دیا۔ اور اس نے سروپ نکھا کے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے۔ یہ ان دونوں بھائیوں کی زندگی پر بہت بڑا بدنما داغ ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے عقیدتمند ہندو یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ وہ سیتا کو کھانے دوڑی تھی۔ اس لئے یہ سزا دی گئی۔ لیکن پنڈت تلسی داس اسے بالکل لغو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "اس واقعہ سے قبل سروپ نکھا کے ہنومانوں اور مردوں کو لقمہ بنایا تھا۔ کیا اس کا بھی رامائن میں کوئی ذکر ہے۔ اگر نہیں تو رام کو یہ خوف کیوں پیدا ہوا۔ کیا اس کے ناک کان کٹانے کے علاوہ سیتا کے بچانے کی اور کوئی تدبیر نہ سوجھی۔ ایک منصف مزاج آدمی نہایت آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ کہ سروپ نکھا سیتا کو کھانا نہیں چاہتی تھی۔ بلکہ اس نے صرف رام کو دھمکی دی تھی۔ آج کل بھی تو عام طور پر لڑائی جھگڑے میں لوگ ایک دوسرے کو کھا جانے کی دھمکی دیتے ہیں۔ مگر آج تک کسی نے کسی کو کھاتے نہیں دیکھا۔"

راون کا انتقام

راون کی بہن جب اس افسوسناک بدسلوکی کے بعد اپنے بھائی راون کے پاس پہونچی۔ تو وہ اس شدید توہین کو دیکھ کر غصہ سے آگ بگولا ہو گیا۔ اور اس نے ایک غیور اور بہادر بھائی کی طرح اس کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا۔ اور سیتا کا اغوا اسی فیصلہ کا نتیجہ تھا اور ظاہر ہے کہ ایک عورت خصوصاً اپنی سگی بہن کے ساتھ ایسی بدسلوکی سے مشتعل ہو کر اگر کوئی شخص انتقامی کارروائی کرے تو اسے بدترین خلائق قرار دینا صریح ناانصافی ہے۔ پنڈت تلسی داس لکھتے ہیں۔ اور کیا خوب لکھتے ہیں۔ کہ "انتقام اور عداوت کے جذبات کی بنا پر راون نے جو سیتا ہرن کیا۔ اس پر رام بھگوان نے راون کو مجرم قرار دیکر زمین و آسمان کے ساتھ قلابے ملا دئے لیکن کسی نے مقدس بھگوان سے یہ نہیں پوچھا۔ کہ انہوں نے بھائی کو اشارہ کر کے ایک عورت کے ناک کان کٹوا دئے آخر اس کا قصور ہی کیا تھا۔ یہی کہ شادی کی التجا کی۔ جو اس وقت کے رواج کے مطابق ایک معمولی بات تھی۔ پھر ایک زبردست سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بھگوان رام کو اس سے شادی نہیں کرنی تھی۔ تو واضح لفظوں میں جواب کیوں نہ دیدیا تمسخر کا نشانہ کیوں نہ بنایا۔ اسے لچھمن کے پاس کیوں بھیجا۔ بھگوان نے لچھمن کو حکم دیکر سروپ نکھا پر ہاتھ اٹھوایا۔ اس لئے راون نے سیتا پر دست درازی کی اور اسے چرا لیا۔ بہر حال فیصلہ کیجئے۔ کہ پہلے اہانت آمیز قدم کس نے اٹھایا۔" ہم تحقیقی طور پر اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ راون کی زندگی پر جو واحد اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے اس کی عجیب عجیب طریقوں سے اہانت کی جاتی ہے اس کو ہندوؤں کی معتبر مذہبی کتب سے نہایت خوبی کے ساتھ رد کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اس الزام کے سوا راون پر ہندوؤں کی طرف سے کوئی

خدا کی محبت انسان سے

ازروئے انجیل و قرآن

(۴)

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم اور حضرت مسیح علیہ السّلام کی محبت خلق

انجیل اور قرآن مجید کے ملہمین نے اپنے ظہور کے ساتھ جس شان سے محبت الٰہی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ بھی اس بات کے سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی محبت کا حقیقی جلوہ کہاں نظر آتا ہے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا نبی تسلیم کرتے ہیں اس لئے ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کو خدا کی محبت کا سبق دینے کے لئے ہی آئے تھے۔ اور آج تک بھی انجیل میں کئی فقرات ایمان پرور ہیں۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔ کہ محبت الٰہی کا انتہائی مقام انجیل میں مذکور ہے۔ یا حضرت مسیح نے اس کو ظاہر فرمایا۔ اس کے لئے ہم ذیل میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کے پیشکردہ سبق موازنہ کے طور پر درج کرتے ہیں۔ اگرچہ مناسب تو یہی تھا۔ کہ ہم انجیل کے مقابلہ میں جو اب صرف ایک تاریخ اور سوانحعمری کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث کو لاتے مگر مضمون کی مناسبت اور پادریوں کے الزام کو کماحقہٗ رفع کرنے کے لئے ہم صرف قرآن مجید کی آیات اور انجیلی بیانات کو پیش کریں گے۔

غرض بعثت

مقدس انجیل کہتی ہے:۔

"خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی۔ کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا۔ کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے۔ بلکہ اس لئے کہ دنیا اس کے وسیلے سے نجات پائے جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا۔ اس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا" (یوحنا ۳ / ۱۶-۱۸)

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

انا کنا مرسلین رحمۃ من ربک۔ ہم نے ہی تجھے بھیجا ہے اور یہ خدا کی رحمت اور محبت کا مقتضا تھا (الدخان) استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ تم خدا اور اس رسول کی پیروی کرو۔ اور اس کی بات مانو۔ کیونکہ یہ تم کو زندگی بخشتا ہے (انفال)

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (الانبیاء) اے رسول ہم نے تجھ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ اے لوگو! تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول تم میں سے ہی آیا ہے۔ تمہاری تکلیف اس پر نہایت شاق ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا خواہاں ہے۔ اور مومنوں پر تو وہ رؤف و رحیم ہے (التوبہ) وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم۔ اللہ تعالےٰ ان سرکشوں کو بھی عذاب نہ دیگا۔ جب تک تو ان میں ہے (انفال)

دائرہ عمل

حضرت مسیح کی دنیا جس کے لئے آپ رحمت بن کر یا نجات دینے آئے تھے بعض اسرائیل کا گھرانہ تھا۔ انہوں نے خود کبھی کسی غیر اسرائیلی کو اپنے سلسلہ میں داخل ہونے کی دعوت نہیں دی۔ اسی لئے بعد میں بھی غیر قوموں کی تبلیغ پر حواریوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ (اعمال باب ۱۱) لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشن عالمگیر تھا۔ وہ ہمہ گیر رحمت بن کر آئے۔ ایک مسیحی مصنف بھی لکھتا ہے:۔

"خود مسیح نے تو صاف طور پر یہ نہیں کہا۔ کہ اس کا مذہب تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ اس نے تو اپنے ہم وطنوں کے مذہب میں ایک تجدید کر کے اس میں زیادہ روحانیت پیدا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔" (رسالہ تاریخ مذہب صفحہ ۱۸۹) بہرحال دائرہ عمل کے متعلق انجیل اور قرآن مجید کا بیان حسب ذیل ہے۔

حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں" (متی ۱۵ / ۲۴-۲۶)

"تم جسے نہیں جانتے۔ اس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم جسے جانتے ہیں۔ اس کی پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے" (یوحنا ۴)

رومیوں کے خط میں لکھا ہے:۔

"وہ اسرائیلی ہیں۔ اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ بھی انہیں کے ہوئے ہیں۔ اور جسم کے رو سے مسیح بھی انہیں میں سے ہوا" (۹ / ۴-۵)

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (اعراف) اے رسول تو کہدے۔ کہ میں تم سب لوگوں کی طرف رسول ہوں لیکون للعالمین نذیراً۔ (فرقان) تاکہ یہ رسول سب جہانوں کے لئے نذیر ہو۔ ما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ ہم نے تجھ کو سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ اے لوگو تم سب مرد و عورت سے پیدا ہوئے۔ اور مساوی ہو۔ تم میں سے معزز وہی ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے (الحجرات) ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً (النحل) ہم نے ہر قوم ہر امت میں نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (البقرہ) یا عیسائی۔ اسرائیلی یا غیر اسرائیلی کی قید نہیں۔ بلکہ جو بھی اپنے خدا کے سپرد کر دے۔ اس کی پوری اطاعت کرے۔ اور بنی [illegible] کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ نجات پا جائے گا۔

ایسی ہی بہت سی آیات ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ [illegible] کا پُر محبت پیغام مشرقی و مغربی سیاہ و سفید سب کے [illegible] اور عملاً بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے مسیحی مصنف بھی تسلیم کر[illegible]

"اسلام میں عجیب و غریب بات یہ ہے۔ کہ اس نے [illegible] ترقی کی۔ اور دنیا کے ایک بڑے حصے پر تسلط کر لیا۔ جتنی ترقی [illegible] نے صدیوں میں کی۔ اسلام نے سالوں میں کر لی۔ اس کی ابتدا [illegible] سادی اور ادنیٰ درجہ کی تھی۔ مگر وہ بڑھتے بڑھتے قوی اور بڑا بن گیا۔ وہ ہے بھی عالمگیر مذہب" (تاریخ مذہب صفحہ ۱۵۳)

دعوے

حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"زندگی کی روٹی میں ہوں۔ جو میرے پاس آئے گا [illegible] بھوکا نہ ہوگا۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے۔ وہ کبھی پیاسا نہ [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان سے کہلوایا گیا۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ [illegible] ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو یا [illegible] ہو۔ تو آؤ میری تابعداری کرو۔ اللہ تعالےٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مدعی کی منادی یا عمل

حضرت مسیح پکار کر فرماتے ہیں:۔

"اے محنت اٹھانے والو! اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو [illegible] میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر اٹھا [illegible] مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہوں۔ اور دل کا فروتن تو تمہاری [illegible] آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا" [illegible]

بلاشبہ حضرت مسیح کا پیغام یہود کی نجات کا ذریعہ تھا۔ اور [illegible] پر معز ہیں لیکن قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible] جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ اس سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجد[illegible] مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یأمرھم بالم[illegible] وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم ع[illegible] الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی [illegible] علیھم فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا [illegible] الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون جو لوگ [illegible] امی (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی پیروی کرینگے۔ جو کہ ان کے [illegible]

توراۃ و انجیل میں موجود ہے۔ یہ نبی ان لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا ہے۔ بدی سے روکتا ہے۔ پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال ٹھہراتا ہے۔ اور گندی اشیاء ان کے لئے حرام قرار دیتا ہے۔ ہاں یہ نبی ان بوجھ کے نیچے دبے ہوئے لوگوں کے بوجھ دور کرتا ہے۔ اور ان کی زنجیروں کو کاٹ دیتا ہے جن میں وہ مقید تھے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے۔ اور اس کے معاون و مددگار ہوئے۔ اور انہوں نے اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی ہیں۔ جو کامیاب ہو گئے۔

دیکھئے حضرت مسیح علیہ السلام کی صرف منادی ہے۔ اور اس جگہ عمل ہے۔ پھر حضرت مسیح لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ میرے پاس آؤ۔ تا میں بوجھ دور کر دوں۔ مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ اور ان کے بوجھ دور کرتے۔ اور شیطانی سلاسل کو کاٹ دیتے ہیں۔ حالانکہ مسیح کا دائرہ عمل صرف بنی اسرائیل ہے۔ اور حضرت خاتم النبیین کا دائرہ عمل ساری دنیا ہے۔ اللھم صل علے نبیاک دائماً"۔

طریق عمل

ہم انجیل کے ان بیانات سے قطع نظر کرتے ہوئے جن میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے مخاطبین کو سانپ کے بچو (متی ۱۲/۳۴) ملعونو (متی ۲۵/۴۱) وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور اپنی والدہ ماجدہ سے کہا ہے کہ "اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے" (یوحنا ۲/۴) وغیرہ وغیرہ اس جگہ صرف دو باتیں بطور موازنہ پیش کرتے ہیں تا ان کی بنی نوع انسان سے ہمدردی واضح ہو سکے۔

انجیل میں لکھا ہے:۔

(الف) تمہیں خدا کی بادشاہت کا بھید دیا گیا ہے۔ مگر ان کیلئے جو باہر ہیں۔ سب باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں۔ تا کہ وہ دیکھتے ہوئے دیکھیں۔ اور معلوم نہ کر سکیں۔ اور سنتے ہوئے سنیں اور نہ سمجھیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ رجوع لائیں۔ اور معافی پائیں" (مرقس ۴/۱۱-۱۲)

(ب) میں ان (حواریوں) کیلئے درخواست کرتا ہوں دنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے۔ کیونکہ وہ تیرے ہیں" (یوحنا ۱۷/۹)

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

(الف) وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم ان کنتم مؤمنین (الحدید ۸) اذا دعاکم لما یحییکم (انفال) اے لوگو تم خدا پر کیوں ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ یہ رسول تم کو کھلے طور پر بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ نے تم سے عہد بھی لیا تھا۔ اگر تم ایمان دار ہو۔ اللہ اور رسول کی بات مانو۔ کیونکہ یہ رسول تم کو وہ باتیں بتاتا ہے جن سے تم میں زندگی پیدا ہوتی ہے۔

(ب) فلعلک باخع نفسک علے آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفاً (کہف) ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید۔ قل ما سالتکم من اجر ان اجری الا علے اللہ وھو علے کل شیءٍ شھید (السبا - ۴۶)

اے نبی! کیا تو ان کفار کی خیر خواہی میں اپنی جان کو ہلکان کریگا۔ اور اگر وہ اس کتاب پر ایمان نہ لائیں۔ تو تو اتنا افسوس کرے گا۔ لوگو! یہ تو ایک نذیر ہے۔ تا کہ خطرناک عذاب سے پہلے پہلے ڈرا دے۔ اے رسول! کہدے۔ کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر اللہ ہی پر ہے۔ اور وہی ہر چیز پر نگران ہے۔

اسی محبت کیوجہ سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف میں اور احد میں لہولہان ہو کر بھی یہی دعا کی تھی۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے خدا تو ان لوگوں کو ہدایت دے۔ کیونکہ یہ نہیں جانتے۔

گنہگاروں کو دعوت

حضرت مسیح نے کہا ہے۔

"میں راستبازوں کو نہیں۔ بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں" (لوقا ۵/۳۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ادعوا الی اللہ علے بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف) ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران) ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین (بقرہ) شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس (بقرہ) میں علی وجہ البصیرت اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتا ہوں اور میرے متبعین بھی۔ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو گے۔ محبوب خدا بن جاؤ گے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ کی جگہ نہیں۔ یہ متقیوں کو بھی ہدایت اور راہنمائی کرتی ہے رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جسمیں قرآن پاک نازل ہوا جو سب لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دو قسم کے لوگوں کو بلایا۔ تا کہ حضرت مسیح کے کلام کی صورت میں جو خطرہ تھا۔ اس کا ازالہ ہو جائے۔

دشمنوں سے پیار

حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔ "میں تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو۔ تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔ (متی ۵/۴۴)

یہ تعلیم نہایت خوشنما ہے۔ مگر لفظ قابل عمل نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ انجیل میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:۔ "اگر کوئی تمہارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے۔ تو نہ اسے گھر میں آنے دو۔ اور نہ سلام کرو" (۲ یوحنا ۱/۱۰)

"جو کوئی خداوند کو عزیز نہیں رکھتا ملعون ہو۔ ہمارا خداوند آنے والا ہے" (۱۔ کرنتھیوں ۱۶/۲۲)

مسیح کہیگا) اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔" (متی ۲۵/۴۱)

لیکن بہر حال دشمنوں سے محبت یا ان کیلئے دعا کرنا ایک اچھی بات ہے۔ قرآن مجید نے اس معاملہ میں حسب ذیل ہدایت فرمائی ہے:۔

قل للذین آمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ (الجاثیہ) ولقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم (توبہ) فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفاً (کہف) یا ایھا الذین آمنوا لا تتولوا قوماً غضب اللہ علیھم (ممتحنہ) لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (ممتحنہ)

اے مومنو! کفار کی ایذا دہی پر صبر کرو۔ اور ان کو معاف کر دو۔ اے لوگو! تمہارے پاس تم میں سے رسول آیا ہے جسے تمہاری تکلیف کیوجہ سے تکلیف ہوتی ہے وہ تمہاری بھلائی چاہتا ہے۔ اے نبی! کیا تو ان کفار کی خاطر اپنی جان ہلاک کرلیگا۔ کہ وہ اس کتاب پر ایمان نہیں لاتے۔ اے مومنو! اس قوم سے دلی دوستی نہ کرو جو خدا کے غضب کا نشانہ ہے ہاں اللہ تعالےٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور نیکی کرنے سے منع نہیں کرتا۔ جنہوں نے تم سے دین کی خاطر جنگ نہیں کی۔ اور نہ تم کو گھروں سے نکالا ہے۔ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ گویا یہ بتایا۔ کہ دینی دشمنوں سے محبت نہیں ہو سکتی ہاں ان کی بدحالت پر رحم کھا کر دعا کر سکتے ہو۔ ان کی خیر خواہی کرو مگر بے غیرتی نہ دکھلاؤ۔ ان سے محبت کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ تم بھی آہستہ آہستہ انکی طرح بن جاؤ۔

نتیجہ اور اسلام کا شن

ان تمام بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی حقیقی ہمدردی اور محبت کا جو سبق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت دیا گیا۔ وہ کامل اور جامع سبق ہے لہذا اسی سے خدا کی اس محبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جو اسے اپنے بندوں بالخصوص نیک بندوں سے ہوتی ہے۔

اسلام کی بنیاد ہی محبت الہی پر ہے عبادت کا حکم بھی یا ایھا الناس اعبدوا ربکم (بقرہ) کہکر دیا گیا ہے۔ یعنی اس کی ربوبیت کیوجہ سے تم کو اس سے محبت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ تم سے محبت کرتا ہے پھر سورہ فاتحہ میں بھی جن صفات کا ذکر کیا ہے سب میں محبت ہی غالب ہے۔ غرض اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا بحر ذخار دکھا کر اس کے جذبات محبت کو برانگیختہ کرتا ہے۔ خدا کے حسن اور احسان کے ذکر سے عواطف محبت کو ابھارتا ہے۔ آخر وہ وقت آجاتا ہے۔ کہ انسان بناوٹ اور تکلف سے نہیں بلکہ طبعی محبت سے ایاک نعبد وایاک نستعین پکار اٹھتا ہے۔ جب انسانی محبت اور الہی محبت کے ملنے سے نتیجہ کے ظہور پر انسان کی ولادت ثانیہ ہوتی ہے۔ اور اسلام کے احکام کی اطاعت کا ثمرہ ملتا ہے اور اس کے بعد لا انتہا ترقیات ہیں ٭ (خاکسار ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔ از حیفا)

وصیتیں

نمبر ۳۵۵۵:- میں مسرت النساء عرف رمنیہ بی بی زوجہ مولوی سید عبد الحکیم صاحب سید ساکن کوسبی عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ڈاکخانہ سونگراہ ضلع کٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۵۰۰/- اور زیورات قیمتی ۳۶۸/- زیور نقرئی ۱۸/- جائداد غیر منقولہ ۹۳۰/- میزان کل قیمت ۱۸۱۶/- روپیہ ہے۔

نوٹ:- زیورات و جائداد غیر منقولہ کی قیمت کا تخمینہ میں نے خود بمشورہ مولوی عبد الرحیم صاحب خاوند موصیہ لگایا ہے۔ موصیہ اور ان کے خاوند نے میرے سامنے اقرار کیا۔ کہ وصیت کے منظور ہونے کے بعد ہی چھ ماہ کے اندر اندر زمین فروخت کرکے جائداد غیر منقولہ کے حصہ کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرکے رسید حاصل کر لیں گے۔ اور نیز یہ بھی اقرار کیا۔ کہ چونکہ خاوند موصیہ نے جنرل پراویڈنٹ فنڈ میں مہر جمع کر دیا ہے۔ لہذا جس وقت جنرل پراویڈنٹ فنڈ سے روپیہ برآمد ہو سکے گا۔ مہر اور زیورات کا حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کر لی جائیگی۔ العبد:- سیدہ مسرت النساء رمنیہ بی بی

گواہ شد:- عبد الحلیم کٹکی خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:- سید عبد المنعم احمدی بی اے سکرٹری صوبجاتی انجمن احمدیہ اڑیسہ بسکنہ سونگراہ ضلع کٹک

گواہ شد:- سید محمد ذکریا احمدی ساکن سونگراہ ضلع کٹک موصیہ کا بھانجہ

نمبر ۳۲۲۹:- میں حمیدہ بیگم زوجہ شیخ مسعود احمد رشید صاحب پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳۰/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ اور زیورات طلائی قیمت موجودہ پانصد روپیہ ہے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی حصہ وصیت کا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:- حمیدہ بیگم بقلم خود ۲۲/۲/۳۰ گواہ شد:- شیخ مسعود احمد رشید بی اے انجینیر انہار پنجاب خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد:- محمد اکبر بقلم خود ایکسائز ای-اے-سی-دی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان

نمبر ۳۶۵۳:- میں ایم پی فخر الدین ولد ماھن کٹی قوم موپلا عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن کورا ٹی ڈاکخانہ پیکارڈی تحصیل کنانور ضلع مالابار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد اوسطاً بتیس روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

المرقوم العبد:- موصی بقلم خود ایم پی فخر الدین احمدی مالاباری

گواہ شد:- فخر الدین احمدی ملتانی گواہ شد:- فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

نمبر ۳۶۵۲:- میں سردار بیگم زوجہ شیخ عبد المجید صاحب قادیانی قوم شیخ قانونگو عمر بائیس سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد کوئی نہیں ہے صرف میرے پاس زیور مبلغ دوسو اٹھاون روپے آٹھ آنے ۲۵۸/۸/- کا ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور دو روپیہ ماہوار میری آمدنی ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ میں دیتی رہونگی۔ اور میرا مہر مبلغ ۳۲/۴/- کا تھا۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول کرکے زیورات میں ڈال چکی ہوئی ہوں۔ اگر کوئی رقم میں بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ اس میں سے مجرا کی جائے گی نیز اگر میرے مرنے پر اور کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:- سردار بیگم زوجہ عبد المجید ساکن قادیان نشان انگوٹھہ

گواہ شد:- سید محمد علی شاہ کارکن سٹور احمدیہ قادیان بقلم خود

گواہ شد:- مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود

نمبر ۳۱۳۵:- میں حیات محمد ولد عمر دین قوم گل عمر تقریباً تینتیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن کوٹ کورا ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۷ اپریل ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرا گزارہ پندرہ روپے ماہوار ملازمت پر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ موضع ... ضلع سیالکوٹ میں میری جائداد بصورت اراضی چاہی ... جو میرے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ جس کی تقسیم ... تقسیم کے بعد معلوم ہو سکے گی۔ فی الحال اس زمین کی آمد ... مجھے کوئی حصہ نہیں مل رہا۔ اس غیر منقولہ جائداد کے بار ... وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد جس قدر میری ... ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ... ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس جائداد کی قیمت ... طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کر دوں ... اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۱۷ ۴/۳۳

العبد:- حیات محمد بقلم خود ساکن کوٹ کورا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- سید رشید احمد سب اسسٹنٹ سرجن ... چھاؤنی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ۔ گواہ شد:- محمد ... احمدی سنٹرل انڈیا ہاؤس دہلی چھاؤنی وپریذیڈنٹ جماعت ...

نمبر ۳۶۵۰:- میں ماسٹر غلام محمد عبد ولد ... محمد مراد صاحب قوم ... عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھٹیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ... ماہوار آمد مبلغ ... ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ... داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے ... کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ ... مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۴/۳۳

العبد:- غلام محمد عبد حال مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

گواہ شد:- شیخ غلام حسین عفی اللہ عنہ صراف چوک بازار قادیان

گواہ شد:- شیخ عبد القادر مولوی فاضل قادیان دار ...

نمبر ۳۶۵۱:- میں کرم بی بی بیوہ شیخ الٰہی بخش قوم ... بچیسی سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۳ء ساکن شہر ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۳۳ ... ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ... حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی ... میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ... وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی ر...

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اٹھرا کیا ہے؟

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے سیدنا حضرت نورالدین اعظم شاہی طبیب کی ایجاد کردہ معمول اور ہزارہا لوگوں کی مجرب و آزمودہ گذشتہ نصف صدی سے زیر استعمال ہے۔

محافظ اٹھرا گولیاں

اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان سے ہزارہا اجڑے ہوئے گھر آباد بے چراغ گھر روشن اور صدمہ خوردہ دکھی اور مایوس دل تسکین اور ڈھارس حاصل کر چکے ہیں۔ ان اکسیر صفت مقبول و تیر بہدف گولیوں کے استعمال سے بچہ خوبصورت۔ ذہین۔ تندرست۔ اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا عمر طبعی کو پہنچنے والا اور صحیح و سلامت پیدا ہوگا۔ یہ گولیاں کیا ہیں قدرت خدا کا زندہ کرشمہ ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک (گیارہ تولہ) یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

رشتہ مطلوب ہے

ایک سیدزادی خاتون تعلیم یافتہ کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت مزید معلومات کے لئے

بنام

محمد رمضان اسسٹنٹ انگلش کلرک سمال کاز کورٹ دہلی ہو

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

قادیان کی نئی آبادی میں پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جن کی قیمتوں میں یکم جون تک بیس فیصدی رعایت ہوگی

یہ قطعات محلہ دارالعلوم میں گرل ہائی سکول و کالج کی عمارت کے قریب جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پاس۔ محلہ دارالرحمت کے شرقی میں واقع ہیں۔ ہر ایک قطعہ ایک کنال کا ہے۔ اور شمالاً جنوباً ۹۰ فٹ کا اور شرقاً غرباً ۷۵ فٹ کا ہے۔ اور ہر ایک قطعہ کے دو طرف راستہ ہے۔ بڑی سڑک سے نکلنے والے تمام راستے (جو شرقاً غرباً ہیں) پندرہ پندرہ فٹ کے ہیں۔ اور عرضی راستے (جو شمالاً جنوباً ہیں) دس دس فٹ کے ہیں بر لب سڑک کلاں قطعات کی اصل شرح ۲۵ فی مرلہ اور پانچسو فی کنال ہے۔ اور رعایتی شرح ۲۰ فی مرلہ اور چار سو فی کنال ہے۔ اور قطعات اندرون محلہ کی اصل شرح ۲۰ فی مرلہ اور چار سو روپیہ فی کنال ہے۔ اور رعایتی شرح ۱۶ فی مرلہ اور تین سو بیس روپیہ فی کنال ہے۔ بالاقساط ادائیگی کی صورت میں اصل قیمت لی جائیگی۔ اور کل زرثمن ایک سال کے اندر ادا ہو جانا ضروری ہوگا۔

ان قطعات کے علاوہ قادیان کی نئی آبادی کے ہر ایک محلہ میں اس وقت اچھے اچھے موقع پر پرائیویٹ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن میں سے بعض ریلوے روڈ پر۔ بعض شہر کے قریب عمدہ موقع پر۔ بعض آبادی کے اندر اور مسجد محلہ کے قریب۔ بعض ریلوے روڈ اور سٹیشن کے قریب اور بعض نور ہسپتال اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب بر لب سڑک کلاں واقع ہیں۔ محل وقوع وغیرہ کا پتہ نقشہ آبادی قادیان سے لگ سکتا ہے (جو رعایتی قیمت ۸/ کو قادیان کے تاجران کتب سے مل سکتا ہے) اور قیمت کا تصفیہ میری معرفت کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ جو احباب کسی وجہ سے اپنے خرید کردہ قطعات اراضی فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اس کام میں مجھ سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار:۔ **محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان**

آپ کے انگلش ٹیچر کو بیٹھے ہوئے

انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹریننگ کلاس کیا فرماتے ہیں۔

واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دریا کو ایک دلچسپ طریقہ سے کوزہ میں بند کیا ہے۔ کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا۔ جب اس کو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے۔ تو اس کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گزرا۔ اس کے منہ سے سبحان اللہ نکل گیا۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر الف استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوائیں

قمر برادرز (الف) شملہ

چارہ کترنے کی مشین (ٹوکہ)

جس کا ہر پرزہ جات کٹر ایکسپرٹ (ماہر فن) کی زیر نگرانی تیار ہوتا ہے ہندوستانی صنعت کا قابل دید نمونہ بہترین میٹریل صاف و پاکیزہ ڈھلائی چلنے میں بے حد ہلکی انتہائی مضبوط و خوبصورت قیمت

حیرت انگیز ارزاں

درجہ	قطر وہیل	تخمینہ وزن	قیمت
اول	۳۰ انچ	۳½ من	۲۵
دوم	۲۶ "	۲½ من	۱۸

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز پٹیالہ (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برٹش ہوم سکرٹری نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ برطانی پولیس پر جنگ سے قبل ۷۰ لاکھ پونڈ سالانہ خرچ ہوتا تھا لیکن گذشتہ سال دو سو چالیس لاکھ پونڈ صرف ہوا۔ ملازمین پولیس کی تعداد ۵۸ ہزار ہے۔

حیدر آباد دکن کے بعض اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے حکم کے ماتحت مسٹر عبد اللہ یوسف علی عثمانیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہونیوالے ہیں

عراق میں مقیم ایک ہندوستانی مسلمان نے اخبارات میں شائع کرایا ہے کہ دریائے دجلہ کے کنارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صحابہؓ حضرت حذیفہ اور حضرت عبد اللہ بن جابرؓ کے مزارات تھے۔ چونکہ دریا اس طرف بڑھ رہا تھا اس لئے خطرہ تھا۔ کہ وہ دریا برد نہ ہو جائیں۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا۔ کہ نعشوں کو نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیا جائے جب قبروں کو کھولا گیا۔ تو نعشیں بلکہ کفن بھی بالکل صحیح وسالم نکلا۔ ایک بزرگ کی ریش سفید تھی۔ اور دوسرے کی سیاہ۔

مانچوریا کے تنازعہ کی تحقیقات کے لئے لیگ آو نیشنز نے لارڈ لٹن کی صدارت میں جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کر دی ہے اور چینی حکومت کی بے اثری کا ذکر کرتے ہوئے جاپان کے حق میں سفارش کی ہے۔

کانگریس کے اجلاس دہلی میں جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان میں سے دو صد اس وقت تک رہا کئے جا چکے ہیں۔

کاموٹھی ضلع مدورا سے ہندو مسلم فساد کی خبر آئی ہے۔ جو ایک جلوس کے نتیجہ میں ہوا۔ کھلم کھلا جنگ ہوئی۔ ایک مسلمان جاں بحق ہو گیا۔ کئی لوگوں کو شدید ضربات آئیں۔

کانگریسی قیدی چند روز ہوئے ناگپور سے جبل پور لے جائے جا رہے تھے۔ جس کمپارٹمنٹ میں وہ بیٹھے تھے۔ اس میں چونکہ مقررہ تعداد سے زیادہ لوگ بیٹھ گئے۔ اس لئے انہوں نے چھ مرتبہ زنجیر کھینچ کر گاڑی کھڑی کی۔ اور صاف کہدیا۔ کہ جب تک زائد مسافر نہ نکالے جائیں گے۔ وہ گاڑی نہ چلنے دیں گے۔

بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ۱۵ مئی کو شملہ میں گورنروں کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ لیکن معتبر ذرائع سے اس کی تردید ہو گئی ہے۔

احراریوں کے ایک سرگروہ لیڈر نے جو کشمیر کو جتھے بھیجنے کے الزام میں ماخوذ تھا۔ ڈپٹی کمشنر گجرات سے گڑگڑا کر معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی ہے

برٹش کولمبیا کے ایک شہر نیلسن کی خبر ہے کہ دو صد مرد اور عورتیں مادر زاد ننگے بصورت جلوس شہر میں گھوم رہے اور گیت گاتے جاتے تھے۔ کہ پولیس نے روکا۔ تو حملہ آور ہوئے۔ اور سخت ہنگامہ خیزی کے بعد ۱۱۷ ان میں سے گرفتار کئے گئے۔

موتمر اسلامی منعقدہ ۱۹۳۱ء میں فلسطین میں اسلامی یونیورسٹی کے قیام کی جو تجویز پاس ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے دو مسلم والیان ریاست نے اس کے لئے ایک ایک ہزار پونڈ سالانہ پیشکش کی ہے۔

کلکتہ کے ایک ہندو ساہوکار سے آج سے بارہ سال قبل ایک مسلمان نے پندرہ روپیہ قرض لئے تھے۔ جس پر سود در سود لگا کر اس نے لبتر ہزار کا دعویٰ کیا۔ لیکن مجسٹریٹ نے صرف چالیس روپیہ کی ڈگری دی۔

حکومت مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا کی سپیشل ٹرین کو اڑانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور اس غرض سے ریلوے لائن پر وقت مقررہ پر پھٹنے والے بم رکھے گئے۔ لیکن پچھلے سٹیشن پر لیٹ ہو جانے کی وجہ سے گاڑی تو بچ گئی۔ لیکن بم پھٹے۔ جن سے دو نگران ہلاک اور تین سخت مجروح ہوئے۔

جمہوریہ فرانس کے صدر مسٹر ایم۔ ڈومر پر ۶ مئی کو جبکہ وہ ایک ادبی نمائش میں شریک تھے۔ ایک روسی نے پے در پے ریوالور سے تین فائر کر کے انہیں شدید مجروح کر دیا۔ زخموں سے آپ اگلے روز انتقال کر گئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس نے اپنے بیان میں کہا کہ میں مسٹر ڈومر کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ فرانس بولشویکوں کی مدد کر رہا ہے۔ حملہ آور پاگل خیال کیا جاتا ہے۔

نام نہاد جمعیۃ العلماء کے چوتھے ڈکٹیٹر کو آرڈی ننس کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر دہلی سے نکل جانیکا حکم دیا ہے۔

گوردوارہ سیس گنج دہلی پر گولی چلائے جانے کی یاد تازہ کرنے کے لئے جو دو سال کا واقعہ ہے ۶ مئی کو سکھوں نے مختلف جلوس نکالے۔ کانگریسی بھی ان کے ساتھ تھے جتھوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ زنانہ جتھے زنانہ پولیس نے گرفتار کئے۔

آل انڈیا اچھوت کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس ۷ مئی کو ناگپور میں ہوا۔ ڈاکٹر امبیدکر کا شاندار استقبال کیا گیا۔ موسنجے راجا پیکیٹ کے بعض حامی بھی آئے تھے۔ لیکن عوام میں ان کے خلاف سخت جوش تھا۔ اور ان پر اسکے دکے حملے بھی ہوئے۔ قریباً ایک درجن قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں اقلیتوں کے معاہدہ کی توثیق اور مونجے راجا پیکٹ کی تردید کی گئی۔ جداگانہ انتخاب پر بہت زور دیا گیا۔ اور گول میز کانفرنس میں شاندار خدمات کے لئے ڈاکٹر امبیدکر کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔

حکومت ہائے افغانستان و حجاز کے مابین باہمی دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات کے معاہدہ پر ۵ مئی کو دستخط ہو گئے ہیں

فرنچائز کمیٹی کے رکن سر محمد یعقوب نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ رپورٹ کی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ اس کا بغور مطالعہ کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کے دلوں میں میں غلط امیدیں پیدا نہیں کرنی چاہتا۔ ذاتی طور پر میں ان کے مستقبل سے مایوس ہوں۔ کیونکہ ان میں بہت زیادہ افتراق پایا جاتا ہے اگر وہ منظم نہ ہوئے۔ تو سخت نقصان اٹھائیں گے۔

کشمیر کے ہندوؤں کا ایک طبقہ حسب قرارداد شورش کا اظہار کر رہا ہے۔ امتناعی احکام کے باوجود جلسے کئے جاتے ہیں چار ڈکٹیٹر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور بھی بعض گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۷ مئی کو ہندوؤں نے جزئی ہڑتال کی۔

سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ آرڈی ننسوں کی میعاد کے خاتمہ پر کم از کم دو ماہ تک کوئی ہنگامی قانون جاری نہیں کیا جائیگا۔ اور کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ملک کا عام قانون استعمال کیا جائیگا۔ اگر اس سے کامیابی نہ ہوئی تو اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔ جس کے رو سے حکام کو وہ تمام اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ جو آرڈی ننسوں سے ملتے ہیں۔

ڈاکٹر ٹیگور کی سالگرہ ۸ مئی کو طہران میں نہایت شان و شوکت اور شاہی جاہ و حشم سے منائی گئی حکومت کی طرف سے آپ کو "نشان درجہ اول علمی" عطا کیا گیا۔ بہت سے تحائف بھی دئے گئے۔

کانپور میں ہندوؤں کی ایک برات نے مسلمانوں کی درخواست کے باوجود ایک مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ جس سے تصادم ہو گیا۔ لیکن پولیس نے جلد ہی پہونچ کر امن قائم کیا

مسلح ڈاکوؤں نے ڈھول کے ساتھ موضع کانڈی (بنگال) کے ساہوکار کے مکان پر دھاوا بول دیا۔ اس کے دو مسلمان چوکیداروں نے بہادرانہ طریق پر اپنا فرض ادا کرتے ہوئے جان دیدی۔ مگر اس عرصہ میں چونکہ لوگوں نے جمع ہو کر اردگرد کے مکانات [illegible] اس لئے انہیں ناکام بھاگنا پڑا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی